Majallah-yi Talim o Tahqiq

مجلہ تعلیم و تحقیق

Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan

مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان

ISSN (P): 2618-1355, ISSN (Online): 2618-1363

Issue 2, Vol 6 ,April-June,2024

شمارہ ۲، جلد ٦، اپریل—جون، ۲۰۲۴

قلب ماهیت (استحالہ) کا شرعی احکام پر اثرات

ایک تحقیقی جائزہ

The impact of Shariah rulings on Qalb Mahit (Istihala): A Shariah Review

جلال الدین[1]

Keywords:
QalbMahit,
Sharihruling,
Impact, Istihala

Abstract:

This exploration examines the effects of Shariah Rulings on *Qalbmahit* (Istihala), the process by which something impure can be transformed into something pure. In today's world, with a growing population and ever-increasing needs, the question arises: can *Shariah* rulings on *Istihala* be applied to make "impure" or "haram" items permissible through transformation?

This Article delves into the essence and methods of Istihala, alongside relevant *Shariah* rulings on transformation and permissibility. The goal is to provide valuable insights for Islamic scholars and the Muslim community in navigating contemporary needs while adhering to *Shariah* principles.

1۔ صدر مدرس جامعۃ تعلیم القرآن۔ باجوڑ ایجنسی

اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں اس دنیا میں پیدا کی ہیں، ان کو تغیر و تبدل کا محل بھی بنایا ہے یہ تغیر صورت کے اعتبار سے بھی اور صفت کے اعتبار سے بھی رونما ہوتی ہے یہ تبدیلی ماہیت انسان کیلئے اللہ کی رحمت ہے کیونکہ انسان بھی اس تغیر سے گزر کر ایک ناپاک قطرہ سے بنا ہے اور ساتھ ہی اس کی غذا بھی قدرتی تغیر سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ بعض چیزیں تغیر سے ناپاک ہو جاتی ہیں جیسے انسان پھل کا رس پی لیے تو یہ پیشاپ کی شکل میں بلا اتفاق ناپاک بن جاتا ہیں اور بعض ناپاک اشیاء تغیر سے پاک ہو جاتی ہیں جیسے شراب سرکہ بن جانے سے حلال اور پاک ہو جاتی ہیں۔ دور جدید میں بڑھتی ہوئی آبادی اور ضروریات کے بے پناہ اضافہ کی وجہ سے بہت سے ناپاک اور حرام اشیاء کو مختلف مراحل سے گزار کر اس کی ماہیت کو تبدیل کر کے استعمال کیا جاتا ہے، اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تبدیلی کے مراحل کا جائزہ لیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ کون کون سی تبدیلی سے چیزیں حلال ہوتی ہیں اور کون کون سی تبدیلی سے وہ چیز حلال یا پاک نہیں ہوتی، اس مقالہ میں اس قلب ماہیت اور تبدیلی کے طریقہ کار اور ان کا شرعی حکم بیان کیا جائے گا۔

قلب ماہیت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

لغوی تعریف

قلب کا معنیٰ پھیرنا، لوٹنا، پلٹنا ہے، ماہیت ماھو سے ماخوذ ہے اس میں، ی، یائے نسبتی ہے جس کا معنیٰ ہے جس کی سبب سے شئ بنا ہو جس پر کسی چیز مایقوم بہ الشی، تو ایک شئ کو اپنے موضوع لہ سے ہٹ کر غیر موضوع لہ کے لیے ہو جانا ہے۔ تو قلب ماہیت ایک حالت سے دوسرے حالت میں بدلنے کو کہتے ہیں۔

التبدل من حال إلى حال۔[2] ایک حال سے دوسرے حال میں بدل ہو جانے کو قلب ماہیت کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف:

قلب ماہیت اصطلاح میں کسی چیز کی طبعیت اور وصف کا بدل جانا یا پہلی حالت پر لوٹنے کا امکان ختم ہو جانے کو کہتے ہیں۔

تَغَيُّرُ الشَّيْءِ عَنْ طَبْعِهِ وَوَصْفِهِ، أَوْ عَدَمِ الإِمْكَانِ[3]۔ ایک چیز کی طبیعت اور وصف بدل جانا یا لوٹنے کا امکان ختم ہونا۔

فقہاء نے اس کو استحالہ کے نام سے بیان کیا ہے کہ:

استحالہ بِمَعْنَى تَحَوُّلِ الشَّيْءِ وَتَغَيُّرِهِ عَنْ وَصْفِهِ.[4] کسی چیز کا ایک حالت یا وصف سے بدلنے کا نام استحالہ ہے۔

بعض فقہاء نے یہ تعریف کی ہے: کسی چیز کی ماہیت کا اس طرح بدل جانا کہ اپنے سابقہ حالت پر واپس آنا ممکن نہ ہو۔

---

2 ،محمد رواس قلعجی ۔ معجم لغة الفقہاء ،دار نفائس لطبعه نشر وتوزيع۔1988ء4108ھ۔ج1ص89

3 ،وزارت اوقاف اسلامیه کویت الموصوعه الفقہیه،ج2،ص213

4 ایضا

تغير ماهية الشئ تغيرا " لا يقبل الاعادة،[5] کسی چیز کی ماہیت کاایسی تغیر ہوناجس سے پہلے حالت کی طرف واپس جانا ناممکن ہو۔

استحالہ کا مفہوم یہ ہوا کہ کسی چیز کی ماہیت ، ذات ، اس کی بنیادی اساس جس ہیئت و حالت پر اس کا قیام ہو اور جس وصف کی وجہ سے اس کی وہ خاص حکم ہو، بدل کر کے اس کی ذات ، جنسیت و کیفیت نوعیت ، اور اس کا وہ وصف بدل جائے جس کی بنیاد پر سابقہ حکم تھا، اس کا عرف بھی بدل جائے یہی استحالہ کا مفہوم ہے۔[6] اس کے علاوہ کسی چیز کے قلب ماہیت کے تحقق کے لئے اس میں بنیادی تبدیلی ضروری ہے۔ اس لحاظ اس رنگ، صورت کیفیت مزہ اور بو اور ہر خاصیت بدلنا ضروری ہے تو پھر اس پر قلب ماہیت کا اطلاق ہو گا۔

استحالہ (قلب ماہیت) کا احادیث میں ذکر:

استحالہ کے حوالے آحادیث میں دو چیزیں ایسے ہیں جن کی قلب ماہیت ہو جائے تو تمام ائمہ اور فقہاء نزدیک بالاتفاق ان کا استعمال جائز ہے۔ ایک میتہ کا چمڑا ہے جو دباغت سے پاک ہو جاتا ہے، اور دوسرا شراب ہے جس سے سرکہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں نص سے ثابت ہیں اور مختلف روایات میں بھی ان ذکر آیا ہے۔ کہ ماکول الحم جانور اگر مر جائے تو اس کا کھانا حرام ہے لیکن اس کی کھال کو اگر دباغت دی جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے پھر اس کو استعمال میں لانا جائز ہے۔

ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے:

عن ابن عباس عن ميمونة أن شاة لمولاة ميمونة مر بها قد أعطيتها من الصدقة ميتة ، فقال : "هلا أخذوا إهابها فد بغوه فانتفعوا به" قالوا : يا رسول الله : إنها ميتة ؟ قال : "إنما حرم أكلها".[7]

ابن عباسؓ میمونہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول ﷺ میمونہؓ کے مولا کی مردہ بھیڑ کے پاس سے گزرے، جو صدقہ میں دیا گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیوں نہیں تم نے اس کی کھال کی اتار کر دباغت کر کے پھر اس سے فائدہ اٹھاتے، انھوں نے کہا اے اللہ کے رسول یہ تو مرا تھا تو رسول ﷺ نے فرمایا، اس کا کھانا حرام تھا۔

دوسری حدیث میں ہے کہ دباغت سے کھال پاک ہو جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ.[8] ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے جب کھال کو دباغت دی جائے تو یقیناوہ پاک ہو گی، شیخ البانیؒ نے اس صحیح کہا ہے۔

---

5 قلعجی، معجم لغة الفقهاء، ج1ص89

6 مولانا محمد ارشاد الحق قاسمی، مقالہ جدید فقہی مباحث، اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، اداۃ القران گلشن اقبال کراچی، ج18، ص275

7 صحيح البخاري، باب جلود الميتة، ح 5235

8 ابوداود، سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داوود، باب فی اھاب المیتہ، (بیروت، دار الکتاب العربی)، ج4ص122

عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الإِدَامُ الخَلُّ.هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُبَارَكِ بْنِ سَعِيدٍ.[9]۔ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ بہترین سالن سرکہ کی ہے، یہ مبارک بن سعید کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

شراب اور میتہ کی کھال میں تغیر سے جو پاکی آتی ہے یہ منصوصی ہے اور منصوصی اشیاء میں اجتہاد نہیں کیا جاسکتا، اس لئے تمام فقہاء کا اس میں اتفاق ہے کہ شراب کے سرکہ بن جانے سے اور میتہ کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ان دونوں کے علاوہ جتنے اشیاء ہیں ان میں بعض نجس العین بھی ہیں ان کے استحالہ یا قلب ماہیت کی حکم میں فقہاء کی آراء میں اختلاف ہیں۔

قلب ماہیت استحالہ سے متعلق فقہاء کی آراء:

قلب ماہیت پہلے سے فقہاء کے درمیان ایک معرکۃ الآراء مسئلہ چلا آرہا ہے بعض فقہاء نے ماہیت کی تبدیلی کو طہارت و نجاست کی علت کو تمام احکام میں موثر مانا ہے اور بعض فقہاء نے اسے مطلقا علت قرار نہیں دیا ہے۔

پہلا قول یہ ہے کہ نجس العین استحالہ سے پاک ہوتا ہے۔

حنفیہ کہتے ہیں کہ :

ہر قسم کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور ابن عباسؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ حدیث عام ہیں تمام جانوروں کو شامل ہیں۔

قَوْلُهُ وَكُلُّ إهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ " يَتَنَاوَلُ كُلَّ جِلْدٍ يَحْتَمِلُ الدِّبَاغَةَ لَا مَا لَا يَحْتَمِلُهُ . فَلَا يَطْهُرُ جِلْدُ الْحَيَّةِ وَالْفَأْرَةِ بِهِ كَاللَّحْمِ۔[10] ہر ایک کھال جس کی دباغت ہوئے تو پاک ہو جاتی ہے یہ قول ان تمام کھالوں کو شامل ہے جن کو دباغت دینا ممکن ہو اور جن کو دباغت دینا ممکن نہ ہو وہ پاک نہیں ہوتیں۔تو سانپ اور چوہے کی کھال پاک نہیں ہوگی جس طرح اس کا گوشت پاک نہیں ہوگا۔

امام احمدؒ سے ایک قول ہے کہ :

کہ دباغت کی حدیث عام ہیں تمام جانوروں کی کھال کو شامل ہے۔

وَظَاهِرُ كَلَامِ أَحْمَدَ لِعُمُومِ لَفْظِهِ فِي ذَلِكَ؛ وَلِأَنَّ قَوْلَهُ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ -: أَيُّمَا إهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ يَتَنَاوَلُ الْمَأْكُولَ وَغَيْرَهُ وَخَرَجَ مِنْهُ مَا كَانَ نَجِسًا فِي الْحَيَاةِ؛ لِكَوْنِ الدَّبْغِ إنَّمَا يُؤَثِّرُ فِي دَفْعِ نَجَاسَةٍ حَادِثَةٍ بِالْمَوْتِ۔ امام احمدؒ کا ظاہر کلام ہے کہ یہ لفظ عام ہے رسول ﷺ کا یہ قول کہ جو بھی کھال کی دباغت ہو جائے تو پاک ہوا یہ ماکول الحم اور دوسرے جانورں کو بھی شامل ہے تو دباغت دینے سے وہ جانور نکل گئے جو نجس تھے تو دباغت نجاست دور میں مؤثر ہے جو موت کی وجہ نجس ہو چکی تھی۔

---

[9] -محمد ابن عیسیٰ بن سورة بن موسیٰ ، السنن الترمذی ، باب ما جاء فی الخل(بیروت،دار الغرب الاسلامی،م1998)،ج3ص342

[10]-کمال الدین محمد بن عبد الواحدسیواسی، فتح القدیر للعاجز الفقیر ، باب الماءالذی یجوز به الوضوء ،(موقع الاسلام شامله)،ج1، ص68

ظاہر یہ کہتے ہیں کہ نجس العین کی خرید وفروخت ناجائز کیونکہ حدیث میں منع آیا ہے باقی اس سے فائدہ لینا جائز ہے اس طرح خنزیر نجس ہے اس کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

علماء معاصر کی اکثر کی رائے ہے کہ :

خنزیر نجس العین کی استحالہ ہو جائے تو پاک ہو جاتا ہے۔ مولانا محمد تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں کہ :

الخمائر والجلاتين المتخذة عن الخنزير:إن كان العنصر المستخلص من الخنزير تستحيل ماهيته بعملية كيمياوية، بحيث تنقلب حقيقته تماما، زالت حرمته ونجاسته، وإن لم تنقلب حقيقته بقي على حرمته ونجاسته، لأن انقلاب الحقيقة مؤثر في زوال الطهارة والحرمة عند الحنفية.[11]-جلاٹین اگر خنزیر سے لیا ہو پھر اس مرکب کی ماہیت میں کیمیائی عمل سے اس طرح بدلا کہ اس کے پوری حقیقت تبدیل ہو گی، تو اس کی حرمت اور نجاست ختم ہو گی، اور اگر اس کی حقیقت نہیں بدلی تو یہ نجس اور حرام ہو گا کیونکہ حقیقت میں تغیر حرمت اور طہارت میں احناف کے نزدیک موثر ہے۔

اس قول کے قائل علماء کتاب وسنت اور قیاس سے استدلال کرتے ہیں کہ کہ نجس العین استحالہ سے پاک ہوتا ہے۔

قران کی اس ایت سے استدلال کرتے ہیں'

'وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ [12]-اور حلال کرتا ہے ان کے لئے پاک اور حرام کرتا ہے ان پر خبیث۔

تو یہ تمام اشیاء نجس اوصاف کے ختم ہونے سے پاک ہو گیا۔

اس طرح اس حدیث کو استدلال میں پیش کرتے ہیں "نعم الإدام الخل" اچھی سالن سرکہ ہے" کہ تمام علماء خمر جب سرکہ بن جائے تو پاک بن جاتا ہے۔ قیاس سے استدلال اسطرح کرتے ہیں جس طرح کھال دباغت سے شراب سرکہ بن جانے سے پاک ہوتا ہے باقی چیزیں کا پاک ہونا بھی معقول ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ : نجس العین استحالہ سے پاک نہیں ہوتا ہے۔

اب ان علماء کے آراء کا ذکر کرتے ہیں جو اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ نجس العین میں جو بھی تبدیلی اور تغیر کیا جائے ناپاک و نجس ہی رہے گا سوائے ان اشیاء کے جو نص سے ثابت ہیں۔

- شافعیہ فرماتے ہیں کہ :
- دو چیزوں کے علاوہ ایک میتہ کی کھال دباغت سے اور دوسرا شراب سرکہ بن جانے سے، باقی تمام نجس العین استحالہ سے پاک نہیں ہو تے ہیں۔ اگر پاخانہ راکھ اور کتا نمک کے کان میں گر کر نمک بن جائے تب بھی یہ اشیاء نجس ہی رہیں گے۔

---

11 مفتی تقی عثمانی، قضایا معاصرہ، (کراچی، القلم-1424ھ 2003ء)، ج1 ص344

12 -القرآن، 157:7

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ پاخانہ اور میتہ کی ہڈی حقیقت بدلنے سے بھی طاہر نہیں ہوتی۔

مَذْهَبُنَا أَنَّهُ لَا يَطْهُرُ السِّرْجِينُ وَالْعَذِرَةُ وَعِظَامُ الْمَيْتَةِ وَسَائِرُ الْأَعْيَانِ النَّجِسَةِ بِالْإِحْرَاقِ بِالنَّارِ وَكَذَا لَوْ وَقَعَتْ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ فِي مَمْلَحَةٍ أَوْ وَقَعَ كَلْبٌ وَنَحْوُهُ وَانْقَلَبَتْ مِلْحًا وَلَا يطهر شئ مِنْ ذَلِكَ عِنْدَنَا۔[13] ہمارے مذہب ہیں کہ گوبر، پاخانہ، میتہ کی ہڈیاں اور تمام نجس العین اشیاءآگ میں جل جانے سے پاک نہیں ہوتے اور اس طرح یہ تمام اشیاء نمک کی کان میں گر جائے یا کتا گر جائے اور یہ نمک بن جائے ،ہمارے نزدیک ان میں سے کوئی پاک نہیں ہوگا۔

ابو اسحاق شیرازی نے بھی کہاہے کہ کوئی نجاست استحالہ سے پاک نہیں ہوتا سوائے سرکہ اور کھال کے۔

ولا يطهر شيء من النجاسة بالاستحالة إلا شيئان: أحدهما جلد الميتة إذا دبغ وقد دللنا عليه في موضعه والثاني الخمر إذا استحالت بنفسها خلاً فتطهر[14] کوئی چیز قلب ماہیت سے پاک نہیں ہوتی مگر دو چیزیں ایک میتہ کی کھال جس کی دباغت ہو جائے ہم نے اپنی جگہ اس سے استدلال کیا، دوسری شراب سے خود بخود سرکہ بن جائے تو پاک ہوا۔

- حنابلہ فرماتے ہیں کہ:

خمر سے سرکہ بن جانے کے علاوہ تمام نجس العین طاہر نہیں ہوتی، اگر نجس عین کو مادہ میں تبدیل کیا جائے تب بھی اس پر نجاست کی حکم باقی رہے گی۔

ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ نجس العین پاک نہیں ہوتا سوائے شراب کے۔

ظَاهِرُ الْمَذْهَبِ، أَنَّهُ لَا يَطْهُرُ شَيْءٌ مِنْ النَّجَاسَاتِ بِالِاسْتِحَالَةِ، إلَّا الْخَمْرَةَ، إذَا انْقَلَبَتْ بِنَفْسِهَا خَلًّا.[15]

ظاہر مذہب یہ ہے، کہ استحالہ سے کوئی نجس پاک نہیں ہوتا مگر شراب پاک ہوتا ہے جب اسکی ماہیت بدل ہو کر خود بخود سرکہ بن جائے اسکے علاوہ پاک نہیں، جسے نجس اشیاء جل کر راکھ بن جائے، اور خنزیر نمک کی کان میں گر نمک بن جائے، اپر جانے دھواں جو نجاست سے جلائی جائے اور نجس پانی سے اٹھنی والی باپ، جب اس کو صراحی جسم میں جمع کی جائے بہایا جائے، تو نجس ہے۔

مرداویؒ حنبلی فرماتے ہیں کہ آگ اور استحالہ سے نجس طاہر نہیں ہوتا اور یہ جمہور حنابلہ کی رائے ہے۔

"وَلَا يَطْهُرُ شَيْءٌ مِنْ النَّجَاسَاتِ بِالِاسْتِحَالَةِ، وَلَا بِنَارٍ أَيْضًا إلَّا الْخَمْرَةَ" هَذَا الْمَذْهَبُ بِلَا رَيْبٍ. وَعَلَيْهِ جَمَاهِيرُ الْأَصْحَابِ. وَنَصَرُوهُ.[16]

استحالہ اور اسطرح آگ سے کوئی نجس پاک نہیں ہوتا سوائے شراب کے، اس مذہب میں کوئی شک نہیں اور اس رائے پر ہمارے جمہور اصحاب بھی ہیں۔

---

[13] ابو زکریا محی الدین یحی بن شرف النووی ، المجموع شرح المهذب، باب کتاب ازالة نجاسة،(بیروت،دارالفکر)،ج1ص579

[14] ابواسحاق ابراهیم ابن علی بن یوسف الشیرازی ،المهذب فی الفقه الامام الشافعی،(بیروت،دار الکتاب العلمیه)،ج1ص94۔

[15] ابو محمد موفق الدین عبد الله ابن احمد بن محمد بن قدامه، المغنی لابن قدامه،(القاہرہ،مکتبۃ،1388ھ-1968م)،ج1ص35

[16] علاءالدین ابو الحسن علی ابن سلیمان المرداوی دمشقی،الانصاف فی معرفه الراجح من الخلاف،(بیروت،احیاء تراث العربی)،ج1ص318

امام ابو یوسفؒ:

امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تبدیلی ماہیت صرف غیر نجس العین میں ہوتا ہے نجس العین میں نہیں ہوتا ہے۔
بعض اشیاء کے بارے میں قول ہے کہ پاخانہ کو جلا کر راکھ بن جائے تو اس کی راکھ نجس ہو گا۔یعنی نجس العین کا استحالہ نہیں ہوتا ہے۔
فتح القدیر میں ہے کہ :

وَالسِّرْقِينُ وَالْعَذِرَةُ تَحْتَرِقُ فَتَصِيرُ رَمَادًا تَطْهُرُ عِنْدَ مُحَمَّدٍ خِلَافًا لِأَبِي يُوسُفَ، وَكَلَامُ الْمُصَنِّفِ فِي التَّجْنِيسِ ظَاهِرٌ فِي اخْتِيَارِ قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ قَالَ: خَشَبَةٌ أَصَابَهَا بَوْلٌ فَاحْتَرَقَتْ وَوَقَعَ رَمَادُهَا فِي بِئْرٍ يُفْسِدُ الْمَاءَ[17] گوبر اور پاخانہ جلایا جائے اور وہ راکھ بن جائے تو امام محمدؒ کے نزیک پاک ہے اور قاضی ابو یوسفؒ کی نزدیک یہ راکھ نجس ہے اور مصف ابن الہمام الحنفی نے بھی ان کی نجس ہونے کی قائل ہیں امام ابو یوسفؒ کی قول کو بہتر کہاہے اور فرماتے ہیں کہ لکڑی پاخانہ سے گندہ ہو تو جل گیا اور اس کی راک پانی کے کنواں میں گرا، تو پانی کو گندہ کرے گا۔

راجح:

امام ابو یوسفؒ کا قول کہ تبدیلی ماہیت صرف غیر نجس العین میں ہوتا ہے نجس العین میں نہیں ہوتا ہے یہ راجح قول ہے۔

احناف اور مالکیہ دباغت کی حدیث کو عام کرتے ہیں، اور حنابلہ اور شافعیہ اس حدیث کو خاص کرتے ہیں کہ نجس اشیاء نجس ہی ہیں اور جلالہ کی حدیث میں رسول ﷺ نے نجس کھانے والے جانورں سے منع بھی فرمایا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا[18]۔رسول ﷺ نے گندگی کھانے والے جانوروں کے کھانے وراس دودھ سے منع فرمایا۔

اگر استحالہ سے نجس پاک ہو جاتا تو منع نہ فرماتے تو نجس العین میں استحالہ موثر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک حکیم ذات اس نے وہ تمام چیزیں حرام کی ہیں جس میں انسانوں کے روح اور صحت کیلئے نقصان ہو اور نجس العین اشیاء جس شکل میں بھی تبدیل ہو جائے نجاست اور نقصان کا اثر رکھتا ہے لیکن آج کی دور میں ان چیزوں سے بچنا سے مشکل ہیں۔اضطراری حالت میں شریعت میں حرام اشیاء کھانے کی جواز ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے،وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ" [19]۔اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو جو تم پر حرام کی ہے تفصیل تم کو بتادی ہے اور یہ بھی بتادیا ہے کہ یہ حرام چیزیں بھی مجبوری اور اضطراری حالت میں حرام نہیں رہتی۔

اس آیت کی تفصیل میں ڈاکٹر وھبۃ زحیلی فرماتے ہیں کہ ضرورت کے وقت بقدر ضرورت حرام کھانے کی اجازت ہے۔

---

17 ابن الهمام۔كمال الدين محمد بن عبد الواحد سيواسى، فتح القدير،(بیرت،،دار الفکر)،ج1ص200

18 ابوداود، سنن ابی داود،ج3ص301

19 القرآن، 119:6

إباحة المحرّمات حال الضرورة الشرعية بقدر ما تقتضيه الضرورة۔ شریعت نے ضرورت کی وقت بقدر ضرورت حرام چیز کھانے کی اجازت ہے۔

مولانا اختر امام عادل صاحب فرماتے ہیں کہ :

قلب ماہیت کی اعتباری حیثیت میں عموم بلوی کا بڑا دخل ہے اور عموم بلوی کا زیادہ تر مسائل کی اَساس تساہل اور چشم پوشی پر ہوتی ہے، ان عام لوگوں کو دقتوں سے بچانے کیلئے کئی طرح کے منفی امکانات واحتمالات کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔[20]

فقہ اکیڈمی کا فیصلہ ہے کہ :

اگر حلال وپاک اشیاء میں حرام وناپاک شئ کا اختلاط ہو، اصل حقیقت تبدیل نہ ہو تو حرام اور ناپاک ہی باقی رہے گی۔[21]

مناسب یہ ہے کہ وہ غذائیں جس میں نجس اشیاء شامل ہو کر استحالہ بھی ہوا ہو، عموم بلویٰ کی وجہ سے ان اشیاء کے کھانے کی اجازت ہے، لیکن نہ کھانا بہتر ہے۔

قلب ماہیت سے حقیقت تبدیل ہوتی ہے یا نہیں؟

کسی چیز کی حقیقت کی تبدیلی، اس کی جوہری عناصر اور مجموعی مزاج میں تبدیلی کے لحاظ سے علماء نے مختلف معیارات ذکر کی ہیں، ایک رائے یہ ہیں کہ صرف رنگ، بو اور مزہ، ان تین اوصاف کو بنیادی عناصر مانا گیا ہے، اور ان کے بدلنے کو حقیقت کی تبدیلی سمجھا جائے گا۔ دوسرے علماء کے رائے یہ ہے، کہ ان تین اوصاف کے علاوہ کسی چیز کی خاصیت اور تاثیر کا بدلنا، عمومی مزاج کا بدلنا اور امتیازات کا بدلنا بھی شامل ہیں۔ مولانا سعید الرحمٰن فاروقی صاحب نے کہا ہے کہ شئ کا بنیادی عناصر میں مکمل تبدیلی لازمی نہیں اور دلیل میں یہ بات کہا ہے کہ شراب کا سرکہ بن جانے سے صرف سکر کی کیفیت زائل ہوتی ہے باقی عناصر کی تبدیلی نہیں ہوتی، اس سے معلوم ہوا کہ تمام عناصر کی تبدیلی ضروری نہیں ہے۔[22]

سابقہ خواص کا اثر

اشیاء میں سابق خواص کے اثر کے بارے میں خالد سیف اللہ رحمانی صاحب فرماتے ہیں کہ رنگ، بو اور مزہ یہ اوصاف مکمل طور پر تبدیل ہو جائے لیکن سابق حقیقت کے بعض کے بعض خواص باقی رہ جائیں تو وہ انقلاب حقیقت میں مانع نہیں ہیں کیونکہ شراب سرکہ بن جائے تو رقت سیلان کی کیفیت باقی رہتی ہے۔ لیکن مولانا ابو عاص وحیدی اور کئی دوسری علماء کہتے ہیں کہ ایک چیز میں سابق خصوصیات واجزا باقی ہے تو یہ چیز انقلاب ماہیت میں مانع ہے۔[23]

[20] مولانا اختر امام عادل، جدید فقہی مباحث، اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، (کراچی، اداۃ القران والعلوم اسلامیہ)، ج18، ص145

[21] ۔اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا اکیڈمی کے فیصلے، جدید فقہی مباحث، (کراچی، اداۃ القران والعلوم اسلامیہ)، ج18، ص34

[22]- جدید فقہی مباحث، ج18ص57۔

[23] - جدید فقہی، مباحث، ج18ص59۔

بہتر رائے یہ ہے کہ ہر چیز کی اپنی طبعی خصوصیات اور فطری اوصاف دوسرے سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر چیز میں تبدیلی کا وہی ضابطہ جاری ہو جو پانی میں جاری ہوتا ہے، مختلف اشیاء میں بعض ایسی چیزیں بھی ہو سکتی ہیں۔ جس میں کوئی ایک وصف طبعی اور فطری ہو اسی کی تبدیلی پر ماہیت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے، جیسے شراب سے نشہ کی وصف ختم ہو کر سرکہ بننا۔

البتہ مولانا عبد القدوس ندوی صاحب فرماتے ہیں خلقی نجس العین یعنی جسکی مکمل ذات پیدائشی طور پر نجس ہو جسے پیشاب، پاخانہ اور خنزیر وغیرہ یہ جزوی تبدیلی سے پاک نہیں ہونگے تاآنکہ پوری ذات بدل نہ جائے، جسے پاخانہ زمین سے پڑھے رہ جانے سے مٹی بن جائے نہ کہ دھوپ سے خشک ہو جائے۔[24]

اس لئے حقیقت کی تبدیلی کے لحاظ سے اشیاء کے معیارات مختلف ہیں، لیکن نجس العین اشیاء کی ذات کا مکمل تبدیل ہونا لازمی ہے ورنہ ان کا استعمال جائز نہیں ہو گا۔

قلب ماہیت کی اقسام اور جدید مسائل

اللہ تعالیٰ نے انسان وجنات کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا، جبکہ انسان کے فائدے کے لئے تمام کائنات پیدا کیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا"[25] وہی ہے جس نے زمین میں جو کچھ ہے تمہارے لئے پیدا کیا ہے۔
انسان کے لیے تمام کائنات کو بنایا ہے، اب کائنات میں موجود بعض چیزیں حلال ہیں اور بعض حلال، جو چیزیں حرام ہیں ان میں اگر قلب ماہیت ہو جائے تو وہ حلال ہو جاتی ہیں، اب قلب ماہیت کے مختلف طریقے ہیں، یہاں ان طریقوں کو بیان کیا جائے گا۔

قلب ماہیت بذریعہ اعلاف: (حیوانات کی خوراک سے)

انسانی جسم کی ساخت اور مختلف حیوانات کی فطرت، گوشت کی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے شریعت مطہرہ نے انسانوں کے لئے ان کے حلال یا حرام ہونے کا حکم بتایا چنانچہ شریعت نے ان حیوانات کو حرام قرار دیا جو گوشت خور ہو، یعنی تمام ایسے گوشت خور برّی حیوانات درندے جو مستقلاً دوسرے جانوروں کا شکار کر کے کھاتے ہیں جیسے شیر، چیتا، کتا، بلی وغیرہ۔ وہ حیوانات جن کی خوراک غالب گندگی، نجس و مضر اشیاء شامل ہوتی ہیں جسے شرعی اصطلاح میں جلالہ کہا جاتا ہے۔

جلالہ کا بیان: شریعت میں واحد مثال ہے جو اصلاً تو حلال ہے لیکن ان کی خوراک کی وجہ سے شریعت نے اس کے بارے میں تفصیلی احکام بیان کئے ہے مفتی سید عارف شاہ الحسینی فرماتے ہیں کہ جلالہ کے مسئلے سے حیوانات کی خوراک کے بارے میں بہت سارے تفصیلات ملتی ہیں حلال حیوانات کا گوشت، سواری، انڈے، دودھ، قربانی اور کاروبار خوراک کی بنیاد پر اس کا شرعی حکم ہو گا۔[26]

اس لئے جلالہ کی وضاحت ضروری ہے۔

---

[24] -جدید فقہی مباحث، ج18ص235۔

[25] - القرآن:24

[26]-مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی، حیوانات کی خوراک کا شرعی معیار، (سنحاہ حلال ایسوسی ایٹس پاکستان،)،2018، ص174

جلالہ کی لغوی تعریف:

جلالہ عربی میں اس جانور کو کہتے ہیں جو پاخانہ، لید وغیرہ ناپاک چیزوں کو کھاتا ہے۔ جلالہ جلۃ سے نکلا ہے عربی میں پاخانہ یا لید کو کہتے ہیں۔
والجلَّالة مِنَ الْحَيَوَانِ: الَّتِي تأْكل الجِلَّة والعَذِرة[27]۔ جلالہ وہ جانور ہے جو گندگی میں اور پائخانہ کھاتا ہے۔

اصطلاحی تعریف:

اصطلاح میں جلالہ اس حیوان کو کہتے ہیں جس کی مستقل خوراک ناپاک اور گندگی چیزیں ہوں چاہے وہ مستقل طور پر خود کھاتا ہو یا اور کوئی کھلائے جس کے نتیجے میں اس کا گوشت، دودھ وغیرہ متغیر ہو اور اس کے ذائقے، رنگ یا بو میں بدبو آنے لگے بدبو کا علم ابتدائی طور اس کے پسینے سے ہوتا ہے۔
اسم يطلق على الدابة التي تعتمد أكل الجيف فقط، فيتغير لحمها ويكون منتناً أو: هي التي أغلب أكلها النجاسات[28]
وہ گندگی کھانے والے جانور جس کی گوشت میں تغیر اور بدبو پیدا ہو جائے یا وہ جس کی خوراک اکثر گندگی ہو۔
اکثر احادیث میں بھی ایسی جانوروں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَنِ الْجَلاَّلَةِ فِى الإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا أَوْ يُشْرَبَ مِنْ أَلْبَانِهَا.[29]۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے جلالہ اونٹ پر سواری کرنے اور اس کی دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔

جلالہ کی شرعی حکم کے لئے کسی حیوان کا مکمل یا غالب خوراک کا مکمل نجاست کا ہونا ضروری ہے اگر کسی جانور نے ایک آدھ دفعہ کوئی گندگی چیز خود کھائی یا اسے کھلائی گئی تو وہ جلالہ نہیں بلکہ جلالہ کے لئے ضروری ہے کہ اس کی مستقل یا غالب خوراک اور غلیظ چیزیں ہوں اور ان کی وجہ سے بدبو پیدا ہو۔[30] بدبو سے مراد فقہاء نے صراحت فرمائی ہے ناجائز ہونے کے لئے شرعاً بدبو سے مراد اسی نجاست کی بدبو ہے جو کھائی ہے مطلقاً بدبو مراد نہیں ہے کیونکہ عام طور پر حیوانات کے جسم سے بدبو آتی رہتی ہے۔

حکم شرعی

جمہور فقہاء کے نزدیک جب نجاست کھانے کے وجہ سے جلالہ حیوان سے بدبو آنے لگے تو اس کا گوشت کھانا، اس کا دودھ پینا، اس کا انڈا کھانا مکروہ ہے وَ هِيَ الدَّابَّةُ الَّتِي تَأْكُل الْعَذِرَةَ أَوْ غَيْرَهَا مِنَ النَّجَاسَاتِ - وَشُرْبَ لَبَنِهَا وَأَكْل بَيْضِهَا مَكْرُوهٌ، إِذَا ظَهَرَ تَغَيُّرُ لَحْمِهَا بِالرَّائِحَةِ، وَالنَّتْنُ فِي عَرَقِهَا[31]'' یہ وہ جانور ہے جو پائخانہ کھاتا ہے یا دوسری گندگی اس کا دودھ پینا یا انڈے کھانا مکروہ ہے، جب اُس کے گوشت میں تغیر آجائے پسینے کے بدبو آنے لگ جائے۔

---

[27] -محمد ابن مکرم ابن علی جمال الدین ابن مظور الافریقی،لسان العرب،(بیروت،دار الصادر 1414ھ)،ج11،ص119

[28] -ڈاکٹر بن فالح بن مطلق بنی صالح،اثر العاف اسصناعیة فی طہارت الحیوانات و حلها،ص18

[29] -شیوخ الامام حافظ البیہقی،سنن البیہقی اکبری ج9،ص333

[30] -مفتی سید عارف،حیوانات کی خوراک کا شرعی معیار،ص176

[31] -الموسوعة فقهية كويتية -وزارة اوقاف اسلاميه الكويت،1427ھ ج15 ص260

حیوانات کو مردار اور نجس کھلانا:

کسی حیوان وغیرہ کو مردار کا گوشت چربی وغیرہ براہ راست کھلانا یا اس کی مختلف اجزء سے حیوانات کی خوراک تیار کرنے کی دو صوتیں ہیں ایک یہ کہ چیز بذات خود نجس اور ناپاک ہے مثلاً خون، مردار وغیرہ۔

دوسرا یہ کہ ایک چیز بذات خود تو پاک ہے لیکن کسی نجس کے ملنے کی وجہ سے ناپاک ہو جائے، پہلی صورت کے بارے میں تمام فقہاء متفق ہیں کہ نجس العین براہ راست فائدہ اٹھانا جائز نہیں، البتہ اس کا ایسا استعمال جس کو شریعت میں گنجائش ہو، مباح ہے، مثلاً زرعی مقاصد کے لئے گوبر وغیرہ، کا استعمال، دوسری صورت میں تفصیل یہ ہے کہ نجس اور مردار کو حیوانات کو کھلانے جس سے نجس اشیاء کی قلب ماہیت بذریعہ اعلاف ہو جائے اس کی دو صورتیں ہیں

حلال حیوانات کو خالص مردار کھلانا۔

حلال حیوانات کو مردار کے اجزاء کے ساتھ مخلوط خوراک کھلانا۔

اس حوالے سے فقہاء کی تین رائے ہیں۔

جمہور فقہاء، احناف شوافع اور امام احمد کی ایک روایت کے نزدیک کسی بھی حیوانات کو خالص مردار کا کھلانا جائز نہیں، کیونکہ حیوانات کو نجس کھلانا انتفاع ہے اور مردار سے انتفاع اللہ کے ارشاد کی وجہ سے ناجائز ہے[32]۔ امام جصاص فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک مردار سے کسی بھی قسم کا انتفاع جائز نہیں، یہاں تک کہ کتّوں اور درندوں کو بھی نہیں کھلایا جائے گا جبکہ اللہ نے مردار کو متعین کر کے مطلقاً حرام قرار دیا ہے۔

ابو بکر جصاص الحنفی فرماتے ہیں کہ:

لَا يَجُوزُ الِانْتِفَاعُ بِالْمَيْتَةِ عَلَى وَجْهٍ وَلَا يُطْعِمُهَا الْكِلَابَ وَالْجَوَارِحَ لِأَنَّ ذَلِكَ ضَرْبٌ مِنْ الِانْتِفَاعِ بِهَا[33]۔ مردار سے انتفاع جائز نہیں ، کتوں اور درندوں کو بھی نہیں کھلانا چاہیے کیونکہ یہ بھی مردار سے انتفاع میں آتا ہے۔

فقہ مالکی کے مطابق شکاری کتے یا پرندے کو خالص مردار کھلانا جائز ہیں ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ انسانی صحت کو ضرر کا اندیشہ نہیں ہے، دوسرے حضرات کے مطابق تمام حیوانات مطلقاً مردار خوراک جائز ہے چاہے حلال جانور ہو یا حرام۔

شیخ ابن جلاب مالکی فرماتے کہ:

ولا باس بعلف الدواب الطعام النجس ما أكل لحمه وما لم يؤكل لحمه[34]۔ جانورں کو نجس خوراک کھلانے میں کوئی حرج نہیں خواہ اس کی گوشت کھایا جاتا ہے یا نہیں۔

---

32 ۔مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی۔ حیوانات کی خوراک کا شرعی معیار، ص 167

33 ۔جصاص۔احمد بن علی ابو بکر جصاص الحنفی،"احکام القران لجصاص۔ج1ص180

34 ۔ابن جلاب،عبیداللہ ابن حسین ابن جلاب مالکی ،التفريع في فقه الإمام مالك بن أنس،ج1، ص320

شرعی حکم:

آج کی دور میں حیوانات جو خوراک دی جاتی ہے اگر تیاری کے وقت ناپاک اجزاء کی قلب ماہیت کی گئی ہو تو اس کا کاروبار جائز ہے۔

مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی فرماتے ہیں کہ:

تمام حیوانات کی رگوں سے نکلنی والا خون بلا جماع حرام ہے لہذا خالص خون کی بیع ناجائز ہے اور اس کی کمائی بھی حرام ہے، البتہ اگر فیکٹری میں خون لایا گیا اور اسے پاک چیزوں کے ساتھ ملایا گیا تو خون خریدنے اور ملانے کا عمل ناجائز ہے، اس کا گناہ ہو گا البتہ ایسی پاک اور ناپاک چیزوں کا مجموعہ سے بنی ہوئی خوراک میں اگر خون مغلوب ہو اور دوسری پاک چیزیں غالب ہوں، تو ایسی خوراک مرغیوں یا دوسرے جانوروں کا کھلانا اور اس کا کاروبار کرنا جائز ہو گا ورنہ نہیں۔[35] اگر حلال و پاک اشیاء میں حرام و ناپاک شئی کا صرف اختلاط ہو، اصل حقیقت تبدیل نہ ہو، تو وہ حرام ناپاک ہی قائم رہے گی۔[36]

راجح یہ ہے ایسے حلال حیوانات جس کا گوشت دودھ اور انڈے وغیرہ استعمال ہوتے ہیں ان کو مردار یا مردار کے ساتھ مخوط اجزا کھلانا مکروہ ہے لیکن ان کا کھانا عموم بلویٰ کی وجہ سے حلال اور جائز ہیں اور نہ کھانا بہتر ہے۔

قلب ماہیت بذریعہ کیمیائی مادہ:(chemical)

آج کل کیمکل مختلف مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کے ذریعے سے مختلف قسم کی اشیاء کو کیمیائی مادوں سے گزار کر اس کے ماہیت تبدیل کرتے ہیں۔

خالد سیف اللہ رحمانی صاحب فرماتے ہیں کہ:

قلب ماہیت کے باب میں نتیجہ اصل ہے نہ کہ ذرائع اور وسائل، اس لئے فقہاء نے ان اسباب پر توجہ نہیں دی جن کی وجہ سے قلب ماہیت ہوتی ہے صرف اس کی مثالیں دی، کیمکل کے استعمال سے اس شئ کے جوہری اوصاف رنگ، بو اور مزہ بدل جائے تو قلب ماہیت کے لئے کافی ہو گا۔[37]

جلاٹین:

یہ ایک پروٹین ہے اور کافی مقدار گوشت میں پائی جاتی ہے، ہمارے جسم میں جو ہڈی کے ساتھ گوشت جڑا رہتا ہے جو سفید سخت شکل میں ہوتا ہے یہی وہ مادہ جو کولاجین کہا جاتا ہے۔

ڈاکٹر اصغر علی صاحب کہتے ہیں کہ:

---

35 ۔مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی، حیوانات کی خوراک کا شرعی معیار۔ ص 231

36 ۔نئے مسائل اور فقہ اکیڈمی کے فیصلے۔ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا۔ 2017ء۔ ص 89

37 ۔خالد سیف اللہ رحمانی، جدید فقہی مباحث، ج 18، ص 114

جلاٹین مختلف چیزوں سے حاصل کیاہواایک پیداوار ہے جو کہ جانوروں کی آنتوں، ہڈیوں اور کھالوں کوایک خاص شکل میں بننے کے بعد حاصل ہوتا ہے جو کہ اپنی اصلی حالت میں واپس نہیں ہوتا۔ جلاٹین حاصل ہونے کی ذرائع عام طور سے جانوروں کی ہڈیاں اور کھالیں ہیں جس میں خنزیر کی کھال بھی شامل ہے جس سے عام طور پر سخت پرت capsule بنتے ہیں۔

جلاٹین کیمکل سے اس طرح بناتے ہیں کہ سوکھی ہوئی ہڈیاں یا کھال کو صاف کرنے کے بعد تیزاب میں پندرہ دن تک رکھتے ہیں اس کے بعد چونے میں چھ سات گھنٹے رکھتے ہیں اس کے بعد چونے سے نکال کر اس کو گرم پانی میں ڈالتے ہیں پھر اس کو ٹھنڈا کر کے خشک کرتے ہیں اور اس کی نمی کو اڑانے کے بعد پیس کر جلاٹین بناتے ہیں۔[38]

استعمال:

میڈیکل میں جلاٹین عام طور پر کیپسول بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔اس کے علاوہ پیسٹ سرکہ بنانے میں بھی استعمال ہوتا ہے نیز مصنوعی جوس میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

جلاٹین کا استعمال جیلی والے گوشت، سوف ٹافیاں بنانے کے لئے، شکل دے ہوئے میٹھے کانوں اور جھاگ دار غذاؤں مثلاً ائس کریم،اور پانی کے ساتھ مختلف قسم کی روغن اور چکنائیوں کا مکسچر بنانے کے لئے کیاجاتاہے۔[39]

جلاٹین شرعی حکم: فقہ اکیڈمی انڈیاکافیصلہ

اکیڈمی کے سامنے فنی ماہریں کے ذریعے جو تحقیق سامنے آئی ہے،اس کے مطابق جلاٹین میں ان جانورں کی کھالوں اور ہڈیوں کی حقیقت باقی نہیں رہتی ہے جن کو کولا جیں سے جلاٹین بنایا جاتا ہے۔ بلکہ وہ ایک نئ حقیقت کے ساتھ نئ چیز ہو جاتی ہے۔اس لئے اس کے استعمال کی گنجائش ہے۔ماہرین کی رائے میں اختلاف کی پیش نظر شرکاء میں سے مولانابدالحسن قاسمی نے حرام جانوروں کی اجزئے جسم سے حاصل شدہ جلاٹیں کے استعمال سے گریز کرنے کو ترجیح دی۔فقہاء کی اختلاف اور غذائی اشیاء کی اہمیت و نزاکت کو سامنے رکھتے ہوئے سیمنار مسلمان صنتکاروں سے اپیل کرتاہے کہ وہ حلال جانورں اوراس کے حلال اور پاک اجزاء سے جلاٹین تیار کریں،تاکہ اس کے حلال و پاک ہونے میں کوئی شبہ نہ رہے۔[40]

مجمع الفقہ الاسلامی الدولی کافیصلہ (۱۹۸٦)

خنزیر سے حاصل اجزاء سے جو جلاٹین بنائے جاتے ہیں،ان کا استعمال کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے، مذبوحہ جانوروں اور نباتات سے بنائے جانے والے جلاٹین سے ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔[41] یہی درست اور راجح ہے۔

فلٹر اور کشید کرنا:

کسی چیز کے کو کیمیائی سے عمل فلٹر اور کشید ہونے سے پاک ہونے پر علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ تجزی ہے اس سے نجس پاک نہیں ہوتااور بعض علماء کے نزدیک پاک ہوتاہے۔

---

38 -جدید فقہی مباحث،اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا،ج18ص94

39 -جدید فقہی مباحث،اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا،ج18ص24

40 -نئے مسائل اور فقہ اکیڈمی کے فیصلے،اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا،2017ء،ص286۔چودہواں فقہی سیمنار2004ء

41 -جدید فقہی مباحث،ص27

خالد سیف اللہ رحمانی صاحب فرماتے ہیں کہ :

کیمیائی عمل کے ذریعہ سے جس ناپاک چیز کو نکالا جاتا ہے، اس کی صورتیں ہو سکتی ہیں: ایک ایسی چیز جس کا عین ناپاک ہو، دوسری وہ چیز جو کسی ناپاک کے مل جانے کی وجہ سے ناپاک ہو گئی ہو یعنی نجس نہیں متنجس ہے، اگر متنجس سے ملنے والے اجزاء نکال دی جائے تو وہ پاک ہو جائے گا، لیکن فضلات یا خون بذات خود ناپاک ہے یہ پاک نہیں ہونگے۔[42]

ڈاکٹر محمد یسری ابراہیم فرماتے ہیں کہ :

ويحصل هذا الانقلاب بدخول المادة في تفاعل كيميائي[43]۔ یہ انقلاب حاصل ہوتا ہے مادہ ملا کر کیمیائی عمل سے۔

جس طرح زمین گندہ پانی کو جذب کے قدرتی ذریعے سے فلٹر ہو کر پاک ہو جاتا ہے اور بعض ممالک تو صرف فلٹر پانی ہی ملتا ہے اس لئے مناسب یہ ہے کہ اگر استعمال صحت کے لئے مضر نہ ہو تو کیمل کے ذریعے سے فلٹر کشیدہ پانی کا استعمال جائز ہے۔

قلب ماہیت ماکولات (غذاؤں) کھانے پینے کی اشیاء میں۔

کھانے پینے کی اشیاء دو قسم ہوتے ہیں، حلال اور حرام مسلمانوں کے لئے وہ تمام غذائیں کھانا جائز ہے جو حلال ہے اور ان غذاؤں کا کھانا ناجائز ہے جو شریعت نے حرام کیا ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہیں:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ[44]۔ اے لوگو! کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدموں پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ [45]۔ اور کھاؤ اللہ کے دیئے ہوئے میں سے حلال اور پاک اور ڈرو اللہ سے جس پر تم ایمان لائے ہو۔

اشیاء کے حلت اور حرمت کے بارے میں فقہاء کا قاعدہ ہے کہ :

لِأَنَّ الْأَصْلَ الْإِبَاحَةُ، إلَّا مَا وَرَدَ الشَّرْعُ بِتَحْرِيمِهِ[46] اشیاء میں اصل اباحت ہے جب تک اس میں حرمت کی دلیل نہ ہو۔

کسی بھی چیز کو حلال یا حرام قرار دینے کے لئے شریعت نے اصول وضع کیے ہیں ان اصول کی دو قسم ہیں۔ ایک قسم وہ جن کا نام شریعت نے لے کر حرام قرار دی ہیں مثلاً خنزیر، مردار اور شراب وغیرہ دوسری قسم ہے جن کا شریعت نے نام لے کر حرام نہیں دی، البتہ اس چیز کو حرام ہونے کے لئے ضوابط بتا دی ہے۔

---

[42] خالد سیف اللہ رحمانی صاحب، جدید فقہی مباحث، ص114

[43] ۔ڈاکٹر محمد یسری ابراہیم۔ فقہ النوازل للأقليات المسلمة۔ (2013ھ) ج2، ص808

[44] ۔القرآن، 168:2

[45] - القرآن، 88:7

[46] ۔موفق الدین بن محمد ابن قدامۃ الحنبلی۔ (620ھ) المغنی لابن قدامۃ، (قاہرہ، مکتبۃ قاہرۃ 1968)، ج3، ص296

مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی فرماتے ہیں کہ:

قران وسنت میں چھ اصول وضوابط ہیں جن کی وجہ سے کوئی چیز حرام یا حلال یا ناجائز ہوتی ہے، گویا قران وسنت کی واضح نص دیا گیا ضابطہ کل ملا کر چھ ہو گئے جو درجہ ذیل ہیں:

۱۔ خباثت: یعنی کسی چیز کا خبیث ومستقذر ہونا، جس سے طبائع سلیمہ کو گھن آتی ہو مثلاً کیڑے مکوڑے وغیرہ۔

۲۔ ضرر: یعنی کسی چیز کا نقصان دہ ہونا مثلاً مضر ومہلک چیزیں ضرر کی وجہ سے حرام ہیں۔

۳۔ اسکار: یعنی کسی چیز کا نشہ اور ہونا، مثلاً شراب یا تمام نشہ اور اشیاء اسی وجہ حرام ہیں۔

۴۔ نجاست: کسی چیز کا ناپاک ہونا مثلاً پاخانہ تمام ناپاک چیزیں اسی وجہ سے حرام ہیں۔

۵۔ احترام انسانیت: کرامت انسانی کی وجہ سے انسانی جسم کے کسی بھی جزء کا استعمال حرام ہے۔

۶۔ درنگی: کسی جانور یا پرندہ کا درندہ ہونا یعنی گوشت خور حیوانات جو فطری طور پر حیوانات کا شکار کرتے ہیں اس بنا پر تمام درندے حرام ہیں۔[47]

دور جدید میں نجس العین کا غذاؤں میں استعمال: (ایک تحقیق)

نجس العین اشیاء اور اجزاء کا غذائی چیزون میں کس طرح استعمال کیا جاتا ہے اور اس کو مسلم ممالک تک پہنچایا جاتا ہے تاکہ وہ اسے کھا سکیں، اس پر ایک تحقیق آئی ہے، یہ تحقیق بتاتی ہے کہ امریکہ، یورپ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں بہت سی ملٹی نیشنل کمپنیاں خنزیر کی چربی کا استعمال کرتی ہیں، جو کہ اسلامی اصولوں کے مطابق نجس العین اور حرام جانور ہے۔ ان کمپنیوں نے اپنی مصنوعات میں خنزیر کی چربی کا استعمال اندراج کرتے ہوئے E کوڈز (E-codes) استعمال کرنے شروع کیا، جس سے مسلمانوں کیلئے یہ پہچان کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ مصنوعات میں کیا استعمال ہوا ہے۔

فرانسیسی محکمہ غذاء نے اس مسئلے کو سنبھالنے کے لیے کوالٹی کنٹرول لیبریٹری (PEGAL) قائم کی ہے جہاں سے یہ کوڈز کونسرن کرتے ہیں، جیسے E-100 سے E-904 تک کے کوڈز، جو کہ غذائی اشیاء کے پیکٹنگ پر درج ہوتے ہیں۔ ان کوڈز کی مدد سے خنزیر کی چربی کے استعمال کو خفیہ رکھا جاتا ہے، جس سے مسلمانوں کو اس کی شناخت کرنا مشکل ہوتی ہے۔

اس تحقیق میں یہ بھی ذکر ہے کہ مسلمان ممالک جیسے ملیشیا، انڈونیشیا، اور ایران حلال طریقے سے حاصل شدہ جلیٹن (مداوم) استعمال کرتے ہیں جو کہ ان کے اصولوں کے مطابق ہے۔ ایسی مصنوعات کو استعمال کرنے والے مسلمانوں کو احتیاط کرنا چاہئے اور E کوڈز کی فہرست کو جاننا ضروری ہے تاکہ وہ نجس العین اور حلال مواد میں فرق کر سکیں۔

ساگر صاحب لکھتے ہیں کہ:

---

47 مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی حلال سٹیفیکشن کی شرعی ضرورت واہمیت، ص 201

دراصل یورپ اور امریکہ کی تمام ملٹی نیشنل کمپنیاں جو دنیا کے تمام بڑے بڑے ملکوں میں اپنا کاروبار چلا رہی ہیں اور اپنی مصنوعات کے ذریعہ ہر جگہ مارکیٹ پر چھائی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ یہ تمام کمپنیاں یہودیوں کی ملکیت ہیں جو ایک منصوبہ بند سازش کے تحت دنیا بھر کے مسلمانوں کو کھلم کھلا سور یعنی خنزیر کی چربی کھلا رہی ہیں۔ بسکٹ اور کیک سمیت بیشتر بیکری اشیاء ٹوتھ پیسٹ، سیونگ کریم، چیونگم، چاکلیٹ ٹافی اور کارن فلیک، نیز ڈبہ بند اشیاء غذائی میں ڈبہ بند پھل اور پھلوں کے رس کے علاوہ ملٹی وٹامن کی گولیوں سمیت بیشتر ایلوپیتھک دواوں کے ٹانکوں میں دیگر اجزاء کے علاوہ جو چیز لازماً شامل ہوتی ہے وہ خنزیر کی چربی ہے۔[48]

ایسی غذائیں جن جن کے ساتھ حرام چیزیں ملے ہوئے ہو اور قلب ماہیت بھی نہیں کی گئی ہو تو اس کا کھانا حرام ہے، اگر اس کے ساتھ حرام ملنے کا شبہ ہو، یا یہ کہ اس کا قلب ماہیت ہوا ہے پھر بھی ایسی اشیاء کا نہ کھانا بہتر ہیں۔

قلب ماہیت غیر ماکولات میں (غیر غذائی) بیرونی استعمال کی اشیاء میں:

ایسی غذائی اشیاء جو قلب ماہیت نہ ہوا ہو اور نجس العین ہیں اس کا بیرونی اشیاء میں استعمال بھی ناجائز ہیں کیونکہ حدیث میں اس سے منع آیا ہے۔

رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول عام الفتح وهو بمكة (إن الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام) . فقيل يا رسول الله أرأيت شحوم الميتة فإنها يطلى بها السفن ويدهن بها الجلود ويستصبح بها الناس ؟ فقال (لا هو حرام) . ثم قال رسول الله صلى الله عليه و سلم عند ذلك (قاتل الله اليهود إن الله لما حرم شحومها جملوه ثم باعوه فأكلوا ثمنه۔[49]۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو فتح کے سال جب کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکہ میں تھے فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب مردار سور اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام کیا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مردار کی چربی کا کیا حکم ہے وہ کشتیوں پر ملتے ہیں اور کھالوں پر روغن چڑھاتے ہیں اور اس سے لوگ چراغ روشن کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس وقت فرمایا اللہ یہود کو تباہ کرے اللہ نے جب ان پر چربی حرام کی تو ان لوگوں نے اس کو پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا اور اس کی قیمت کھانے لگے۔

نجس العین کا استحالہ ہو جائے تو خارجی استعمال کرنا جائز ہے جیسے اس طرح کے صابن کا استعمال یا رنگوں الکحل کی قلیل استعمال وغیرہ۔

ڈاکٹر عصمت اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ:

الصابون الذي ينتج من استحالة شحم الخنزير أو الميتة يصيرطاهراً بتلك الاستحالة ويجوز استعماله.۔ صابون جو مردار یا خنزیر سے استحالہ سے بنا ہو تو استحالہ سے پاک ہو جاتا ہے اس کا استعمال جائز ہے۔

---

48 حلال خوراک کی صارفین (کیا مسلمان خنزیر کھاتے ہیں) -http://saagartimes.blogspot.com/2015/10/blog--post_43.html

49 - بخاری، صحیح بخاری، باب بیع میتۃ ولاصنام۔ ج3، ص 83

المراهم والكريمات ومواد التجميل التي يدخل في تركيبها شحم الخنزير لايجوز استعمالها إلا إذا تحققت فيها استحالة الشحم وانقلاب عينه. أما إذا لم يتحقق ذلك فهي نجسة۔[50] مرہم، کریم مک اپ کے اشیاء کی ترکیب میں خنزیر داخل ہو تو اس کا استعمال جائز نہیں، مگر جب اس میں استحالہ ہو کے ماہیت تبدیل ہو جائے پھر جائز ہیں، اگر اس میں استحالہ نہ ہو جائے تو پھر نجس ہیں۔

صفہ اسلامک ریسرچ اکیڈمی کا فتویٰ ہے کہ:

نجس العین کا استعمال خارجاً اور داخلاً ناجائز ہے اور حرام، اور نجس لغیرہ یعنی متنجس کا استعمال خارجاً جائز اور اکلاً (کھانا) ناجائز، چنانچہ نجس کپڑے کی بیع اور اسکا پہننا جائز ہے[51] اس لئے نجس اور متنجس کے بارے میں یہی بہترین اور راجح رائے ہیں۔

خلاصہ / نتائج

- احادیث میں دو چیزیں کا ذکر ہیں جن کی قلب ماہیت ہو جائے تو تمام ائمہ اور فقہاء نزدیک بالاتفاق ان کا استعمال جائز ہے، ایک میتہ کا چمڑا ہے جو دباغت سے پاک ہو جائے، اور دوسرا شراب ہے جس سے سرکہ بن جائے۔
- حنفیہ، مالکہ، امام احمدؒ کی ظاہر قول، ظاہریہ، ابن تیمیہؒ اور معاصر علماء کی رائے ہے کہ قلب ماہیت سے نجس العین پاک ہو جاتا ہے۔
- شافعیہ اور حنابلہ کی رائے ہے کہ قلب ماہیت سے نجس العین پاک نہیں ہوتا ہے۔
- امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تبدیلی ماہیت صرف غیر نجس میں ہوتی ہے، نجس العین میں نہیں ہوتا ہے۔ یہی راجح ہے۔
- وہ غذائیں جس میں نجس اشیاء شامل ہو اور استحالہ بھی ہوا ہو، عموم بلویٰ کی وجہ سے ان اشیاء کے کھانے کی اجازت ہیں لیکن نہ کھانا بہتر ہے۔
- حقیقت کی تبدیلی کے لحاظ سے اشیاء کے معیارات مختلف ہیں، لیکن نجس العین اشیاء کی ذات کا مکمل تبدیل ہونا لازمی ہے ورنہ ان کا استعمال جائز نہیں ہوگا۔
- منصوصی حرام اشیاء کے علاوہ جن متجنس اشیاء کی قلب ماہیت کیا جاتا ہے اس کا کھانا حلال ہے، البتہ نجس العین اشیاء بیرونی استعمال کیلئے ٹھیک ہیں اس کا کھانا بہتر نہیں ہے۔
- حرام اشیاء کے جامد اشیاء جن کا تعلق کھانے سے نہ ہو بلکہ ان کا استعمال خارجی ہو اور ان میں ابتلاء عام ہو تو ہر حال میں بلاشبہ پاک ہیں۔
- منصوصی اشیاء کے علاوہ قلب ماہیت سے نجس پاک ہو جاتا ہے اس کا کھانا حلال ہے، البتہ نجس العین اشیاء بیرونی استعمال کیلئے ٹھیک ہیں اور نہ کھانا بہتر ہے۔
- وہ حرام جامد اشیاء جن کا تعلق کھانے سے نہیں ہو بلکہ استعمال خارجی ہو، تو ان میں ابتلاء عام ہے، ہر حال میں بلاشبہ پاک ہیں۔ سیال اشیاء اگر وہ نشہ اور شراب کی طرح ہو تو ان کا پینا اور معاملہ کرنا جائز نہیں ہے۔
- عالمی منڈیوں کی رائج مشروبات میں اگر ناپاک آجزا کا شک ہو اور قلب ماہیت متحقق نہ ہو تو عام حالات میں ان اشیاء کے پاک اور جائز ہونا درست ہے۔

---

50 ۔ عصمت اللہ بن عنایت اللہ۔ الانتفاع باجزاء الآدمی، فی الفقہ الاسلامی، (لاہور، مکتبہ چراغ اسلام، 1993)، ج1ص 283

51 ۔ صفہ اسلامک ریسرچ اکیڈمی کا فتویٰ۔ http://www.suffahpk.com/tabdeli-mahiyat-ehem-masail-wa-fatawa-2/

- نجاست کھانے کے وجہ سے حیوان سے بد بو آنے لگے تو اس کا گوشت کھانا، اس کا دودھ پینا، اس کا انڈا کھانا مکروہ ہے۔ایسی حلال حیوانات جس کی جس کی گوشت دودھ اور انڈے وغیرہ استعمال ہوتے ہیں ان کو مردار کی خلط اجزا کھلانا مکروہ ہے اور ان کا کھانا عموم بلوی کی وجہ سے حلال اور جائز ہیں اور نہ کھانا بہتر ہیں۔
- قلب ماہیت میں اسباب اور ذرائع اصل نہیں بلکہ نتیجہ اصل ہوتا ہے، کیمکل کے استعمال سے اس شئ کے جوہری اوصاف رنگ، بو اور مزہ بدل جائے تو متجنس کے لئے قلب ماہیت کافی ہے، نجس میں نہیں۔
- جلاٹین حلال ذرائع سے حاصل ہو تو استعمال جائز ہے جبکہ حرام ذرائع سے حاصل ہو ناجائز ہے۔
- حلال غذاؤں میں اگر چیز شک ہو جائے، اس کی اصل حلال ہے تو غذا بھی حلال ہے، اگر غذا کی اصل ناپاک ہے تو حرام ہو گا۔ اگر اس کی اصل میں شک ہو تو اس چھوڑنا بہتر ہے۔
- غیر مسلم ممالک سے جتنے بھی غذائی اشیاء درآمد کی جاتی ہے اس کے ساتھ دیگر اجزا کے علاوہ خنزیر کی چربی لازماً شامل ہوتی ہے۔اس کے مخصوص خفیہ اشارہ ،ای کوڈ، کے مطابق،e100 سے لیکر e904 تک غذائی اشیاء کے ڈبوں پر درج ہوتے ہیں اس کوڈ سے مراد خالص سور کی چربی ہو ہوتی ہے۔ان خنزیر آلود حرام اشیاء، بسکٹ، ٹافی، چیونگ گم، حام، جیلی اور آئس کریم وغیرہ کی خرید و فروخت اور کھانا حرام ہیں۔
- نجس العین کا استعمال خارجاً اور داخلاً ناجائز ہے اور حرام ہے اور نجس لغیرہ یعنی متنجس کا استعمال خارجاً جائز اور اکلاً داخلاً (کھانا) ناجائز ہیں۔